Al-Qawārīr - Vol: 04, Issue: 02,
Jan – Mar 2023

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

مولانا حالی کی نظم "چپ کی داد" میں خواتین کی عظمت

Women Respect and Honour in Molana Hali's Poem, "Chup ki Daad"

Dr. Rubina Yasmin
Assistant Professor, Govt. College Women University, Faisalabad

Dr. Irfan Touheed
Assistant Professor, Lahore Leads University, Lahore

Version of Record
Received: 10-Jan-23 **Accepted**: 01-Feb-23
Online/Print: 20- Feb -2023

ABSTRACT

Women have a great respect in Muslim Society. Islam has given rights to women in all respects. Women is a major part of this society. In a Muslim society men and women have equal respect each other. If men have a high position in the society, women are also highly respected there. Women play an important role alongside men in a successful society and the development of any society depends on better training and management of women's responsibilities and if women are given a favorable environment to fulfill their responsibilities. Then they will happily become an active part of this society. Our religion has given women the responsibility of raising the home and raising the children.In Molana Altaf Husain Hali's Poem "Chup ki Daad", he talk about the miserable condition of women in the society. He discuss her role as mother, as Sister, as daughterand as wife. He described her feelings in geltle way and try to convey her feeling to men and to society. A complete family cannot be formed without a woman and a man.
Keywords: *Respect, Rights, Freedom of living, Lagacy, Equallity*

تمہید

ایک معاشرہ مرد اور عورت کی مرہونِ منت ہے۔ جہاں مرد کو معاشرے میں اعلیٰ مقام حاصل ہے وہاں خواتین کو بہت عزت و احترام حاصل ہے۔ کامیاب سوسائٹی میں خواتین مردوں کے شانہ بشانہ اہم کردار ادا کرتی ہیں، مُعاشرے کی تعمیر وترقی کے لیے

CC BY

بچوں کی بہتر تربیت اور تعلیم ضروری ہے۔ یہ خواتین کی ذمہ داری ہے اور اگر خواتین کو ان کی ذمہ داری پوری کرنے کے لیے ساز گار ماحول دیا جائے تو وہ خوشی خوشی اس معاشرے کا فعال رکن بن جائیں۔ ہمارے مذہب نے عورت کو گھر کی اور بچوں کی تربیت کی ذمہ داری ہے۔ ایک مکمل گھرانہ ایک عورت اور مرد کے بغیر تشکیل نہیں پا سکتا ہے۔ جو بیٹیوں کو زندہ گاڑھ دیتے تھے ان سے قرآن پاک میں سوال ہے:

وَ إِذَا الْمَوْءُ ودَةُ سُئِلَتْ، بِأَ يِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ [1]

ترجمہ: اور لڑکی سے جو زندہ دَفنادی گئی ہو جَب پوچھا جائے گا کہ اسے کس گُناہ پر مارا گیا۔

بیٹی کی پیدائش پر جو لوگ سوگ مناتے ہیں روتے ہیں چلاتے ہیں وہ یہ جان لیں کہ بیٹی رحمت ہے اور اس کے بغیر کائنات ادھوری ہے۔ نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ بیٹی رحمت ہے اور بیٹا نعمت ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے:

يٰۤاَيُّهَاالنَّاسُ اتَّقُوۡارَبَّكُمُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنۡهَازَوۡجَهَاوَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًاكَثِيۡرًا وَّنِسَآءً‌ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ وَالۡاَرۡحَامَ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيۡكُمۡ رَقِيۡبًا [2]

"اے لوگو! اپنے اللہ سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور پھر اُس جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورت دنیا میں پھیلائے۔"

اسلام نے عورت کو حقُوق دیے ہیں وہ باقی مذاہب نے نہیں دیے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ماں کو بہت عزت احترام عطا کیا ہے اور فرمایا ہے کہ:

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْأُمَّهَاتِ

جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔

ماں کی خدمت میں جنت کی بَشارَت دی گئی ہے، جس نے اپنی ماں کی نافرمانی کی اس نے اللہ اور رسول ﷺ کو ناراض کیا۔ خواتین کو گھر کی عزت قرار دیا گیا ہے اور ان کو پردے میں رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ قرآن پاک میں خواتین کو عزت واحترام دیا گیا اور پردہ میں رہیں تو باقی خواتین میں پہچانی جائیں کہ یہ مسلم خواتین ہیں جو اپنے جسم کو ڈھانپے ہوئے ہیں۔ شرم وحیا کو عورت کا زیور قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

و قل للمومنٰت يغضضن من ابصارهن و يحفظن ---و لا يضربن بارجلهن ليعلم ما يخفين من زينتهن و توبوا الى الله جميعا ايه المومنون لعلكم تفلحون[3]

ترجمہ: اور مسلمان عورتوں کے لیے حکم ہے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور وہ اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور وہ اپنی زینت کا دکھاوانہ کریں۔ لیکن جتنا (جسم کا حصہ) خود بخود ظاہر ہے اور وہ اسے اپنے دوپٹے، اپنے گریبانوں کو چھپائیں، اور اپنی زینت نمایاں نہ کریں لیکن اپنے شوہر پر یا اپنے والد یا شوہر کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہر کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجوں یا اپنی (مسلمان) خواتین یا اپنی کنیزوں پر جو ان کی ملکیت ہوں۔۔۔ اور اے ایمان والو! آپ سب اللہ کی طرف توبہ کرو اس امید کے ساتھ کہ آپ فلاح پائیں۔

قرآن پاک میں خواتین کو اپنی نظریں نیچی رکھنے کا حکم دیا ہے۔ اور ان کو کہا ہے کہ بناؤ سنگھار صرف اپنے خاوند کے لیے کریں، کسی غیر مرد کو اپنی زینت نہ دکھائیں۔ اگر وہ اسلام کے دائرہ کار میں رہیں گی تو ان کی عزت محفوظ رہے گی۔ اسلام نے عورت کو معاشرے میں تحفظ اور احترام دیا ہے۔ اس معاملے میں ڈاکٹر عابدہ لکھتی ہیں:

الغرض اسلام وہ پہلا مذہب ہے جس نے عورت کو ان حقوق سے نوازا جن پر زمانہ ہمیشہ فخر کرتا رہے گا[4]

اسلام نے عورت کو ذلت و رسوائی کی دلدل سے نکالا اور عزت کے تخت پر بٹھایا۔ مرد لاتعداد شادیاں کرتے تھے اسلام نے 4 شادیوں کی حد مقرر کی۔ ماں بہن بیٹی اور بیوی کی حیثیت سے الگ الگ حقوق مقرر کیے اور وراثت میں بھی عورت کو حق دیا۔

مولانا الطاف حسین حالی

مولانا الطاف حسین حالیؔ اردو کے عظیم شاعر، نقاد اور ادیب ہونے کے ساتھ ساتھ سچے عاشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم تھے۔ آپ متقی اور پرہیز گار بزرگ تھے، عشق رسول ﷺ کی محبت سے سرشار تھے۔ آپ کو اپنی قوم بہت پیار اور ہمدردی تھے۔ آپ کی شاعری اپنے زمانے کے سماج کی عکاسی کرتی ہے۔ آپ کی شاعری میں وطنیت اور قومیت کا جذبہ موجود ہے۔ آپ نے مظاہر فطرت کے علاوہ انسانی معاشرے سے متعلقہ اصول و قوانین کو بھی اپنی شاعری کا موضوع بنایا ہے۔ مولانا حالیؔ نے خواتین کے حقوق کی پامالی، سماج میں ناانصافی، عوام کی تعلیمی پسماندگی اور اخلاقی تعلیمات کے فقدان کے بارے میں نظمیں لکھی ہیں۔ اپنی شاعری میں نو آبادیات کے تناظر میں عوام جن مسائل کا شکار ہیں ان کو پیش کیا ہے۔ نو آبادیاتی نظریات میں دیسی حکومتوں کا نااہل قرار دینا اور عوام کو کاہل بنانا ایک سازش تھی۔

مولانا الطاف حسین حالی ۱۸۳۷ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کی وفات پانی پت میں ۱۹۱۴ء میں ہوئی۔ آپ نے قرآن کریم حفظ کیا، اور عربی کی تعلیم حاصل کی۔ انھیں عربی صرف و نحو اور منطق پر عبور حاصل تھا۔ مولانا الطاف حسین حالیؔ کی نظم "چپ کی داد" ایسی

نظم ہے، جس میں آپ نے خواتین کے حقوق و فرائض کی بات کی ہے۔ اسی طرح آپ نے خواتین کے ساتھ ہونے والے ظلم و نا انصافی کے بارے میں "مناجاتِ بیوہ" لکھی۔ جس میں بیوہ کے ساتھ ہونے والے ظلم و نا انصافی کو موضوع بنایا ہے۔ آپ نے بہت عمدگی سے اس نظم میں بیوہ کے دل کے دکھ بیان کیے ہیں۔ خواتین کے حقوق کے ساتھ ساتھ آپ نے "مثنوی حقوقِ اولاد" لکھ کے والدین کو ان کے فرائض سے آگاہ کیا ہے کہ جس بچے کو اتنے لاڈ پیار سے اپنی ضرورتوں کو پسِ پشت ڈال کے والدین پرورش کرتے ہیں وہ تربیت سے عاری رہ جائے تو والدین کے لیے سکھ کی بجائے دکھ کا باعث بنتا ہے۔

چپ کی داد

"چپ کی داد" مولانا حالی نے رسالہ علی گڑھ کے ایڈیٹر کی فرمائش پر ۱۹۰۸ء میں لکھی تھیں اس نظم کو رسالہ میں بھی شائع کیا گیا اور کتابی شکل میں بھی چھاپا گیا تھا۔ اور ۱۹۳۷ء کا ایڈیشن اس پہلی کتابی شکل کی نقل ہے جسے حالی بک ڈپو پانی پت نے شائع کیا تھا۔ یہ نظم پندرہ صفحات پر مشتمل ہے اس نظم کے آٹھ بند ہیں۔ نظم میں شاعر نے ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کی عزت اور احترام کے بارے میں لکھا ہے ہمارا دین اسلام عورت کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور اسلام نے معاشرے میں عورت کو وہ مقام دیا ہے جو کسی اور دین میں نہیں دیا ہے۔ اسلام سے پہلے لوگ جہالت میں ڈوبے ہوئے تھے۔ وہ عورت کو معاشرے میں حقارت سے دیکھتے تھے۔ بیٹی کو پیدا ہوتے ہی زندہ درگور کر دیتے تھے اور خواتین کی بے حرمتی مختلف طریقوں سے کرتے تھے۔ ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کی حیثیت سے عورت کی تذلیل کی جاتی تھی۔ جب دنیا میں اسلام کا اجالا ہوا تو اسلام کی برکت سے خواتین کو ان کے حقوق ملے۔ انھیں جینے کا حق، تعلیم کا حق، اچھی پرورش کا حق اور جائیداد میں حق ملنے لگا۔ نبی پاک ﷺ نے عورتوں کو معاشرے میں باعزت مقام عطا کیا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

> **عن ابی هريرة رضى الله عنه مرفوعا : « أكمل المؤمنين إيمانا أحسنهم خلقا ، و خياركم خياركم لنسائهم »**[5]
>
> ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایمان کے اعتبار سے کامل ترین مومن وہ ہے، جو اخلاق میں سب سے بہتر ہے اور سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے حق میں سب سے بہتر ہیں۔"

اسی حوالے سے مولانا حالی لکھتے ہیں:

اے ماؤ! بہنو! بیٹیو! دنیا کی عزت تم سے ہے — ملکوں کی بستی ہو تمہی، قوموں کی عزت تم سے ہے
تم گھر کی ہو شہزادیاں، شہروں کی ہو آبادیاں — غمگیں دلوں کی شادیاں، دُکھ سُکھ میں راحت تم سے ہے
تم ہو تو غربت ہے وطن، تم بن ہے ویرانہ چمن — ہو دیس یا پردیس، جینے کی حلاوت تم سے ہے
نیکی کی تم تصویر ہو، عفت کی تم تدبیر ہو — ہو دین کی تم پاسباں، ایماں سلامت تم سے ہے

فطرت تمہاری ہے حیا، طینت میں ہے مہر ووفا — گھٹی میں ہے صبر ورضا، انساں عبارت تم سے ہے
مونس ہو خاوندوں کی تم، غم خوار فرزندوں کی تم — تم بن ہے گھر ویران سب، گھر بھر میں برکت تم سے ہے
تم آس ہو بیمار کی ڈھارس، ہو تم بیکار کی — دولت ہو تم نادار کی، عسرت میں عشرت تم سے ہے[6]

عورت بحیثیت ماں، بہن اور بیٹی

پہلے بند میں شاعر نے خواتین کو ماں بہن اور بیٹی کہہ کر پکارا ہے اور وہ لکھتے ہیں کہ اس دنیا میں خوبصورتی اور خوشی انہی کی بدولت ہے ماؤں سے گھر آباد ہیں اور بیٹیاں گھر کی رونق ہیں اور شہزادیاں ہیں۔ اس چمن کی رونق ماں، بہن اور بیٹیوں کی بدولت ہے۔ مولانا ان سے مخاطب ہو کے کہتے ہیں کہ دین کو اپنے گھر میں رائج کرنا اور پھیلانا تمھاری ذمہ داری ہے اور اپنے گھر اور اپنے ملک کی عزت کی حفاظت کرنا تمھاری ذمہ داری ہے اور تم حیا اور وفا کا پیکر ہو اور اسی طرح مولانا حالی مردوں سے توقع کرتے ہیں کہ وہ بھی ان کے صبر اور رضا کا خیال رکھیں اور پھر خواتین سے مخاطب ہو کے کہتے ہیں:

نیکی کی تم تصویر ہو، عفت کی تم تدبیر ہو — ہو دین کی تم پاسباں، ایماں سلامت تم سے ہے[7]

ان اشعار میں حالی نے خواتین کو وفادار بیوی اور غم بانٹنے والی شریکِ حیات ہونے کا درس دیا ہے اور کہتے ہیں کہ ماں اپنی اولاد کے لیے دکھ سکھ بانٹتی ہے اور اگر یہ گھر میں نہ ہو تو گھر ویرانہ لگتا ہے بیماری اور تکلیف میں بیمار پرسی اور ڈھارس کے فرائض سر انجام دیتی ہو لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ جب لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اسے ناپسند کیا جاتا ہے پھر ہو اپنی عادات اور وفا سے گھر پر چھا جاتی ہے۔

عورت بحیثیت بیوی

دوسرے بند میں حالی عورتوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ شادی سے پہلے والدین کے گھر میں بچپن سے لے کر سارے خاندان کی خدمت اور ماں کی مدد کرنا لڑکیوں کی ذمہ داری ہے ماں باپ کے حکم پر سر جھکانا اور ان کے دکھ سکھ میں شریک ہونا ان کا شعار ہے۔ والدین کے گھر میں بھی سینے، پرونے، کھانا پکانے، ٹانکنے کا کام کرتی رہتی ہیں بہنیں اپنے چھوٹے بہن، بھائیوں کا بہت خیال رکھتی ہیں۔ ان سب سے بہت پیار کرتی ہیں۔ لیکن جب بیٹیاں شادی کر کے سسرال پہنچتی ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے ایک دیس سے دوسرے دیس میں جا بسی ہوں۔ اور وہاں جا کہ دنیا ہی بدل جاتی ہے اور ہر وقت یہی فکر کھائے جاتی ہے کہ کوئی تم سے ناخوش نہ ہو اور کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جس سے شوہر نظریں پھیر لے اور سسرال کے دل میں کوئی میل آئے اور ساس اور

نند کی آنکھ میں کانٹے کی طرح نہ چبھنے لگوں۔ اگر برے لوگوں سے واسطہ پڑ جائے اور وہ جتنا بھی تنگ کریں تو ان سے پیدا ہونے والی دل کی نفرت کو چہرے پر ظاہر نہ کرنا۔ بقول حالی:

میکے میں سارے گھر کی تھیں، گو مالک و مختار تم　　پر سارے کنبے کی رہیں، بچپن سے خدمت گار تم

سسرال میں پہنچی تو وہاں اک دوسرا دیکھا جہاں　　جا اتریں گویا دیس سے پردیس میں اک بار تم [8]

عورت جس گھر میں ساری عمر گزارتی ہے اپنا بچپن اپنے ماں باپ، بہن بھائی اور تمام رشتے ناطے شادی کے بعد ان کو چھوڑ کے سسرال چلی جاتی ہے۔ ساری زندگی والدین کی اطاعت کرتی ہے اور اپنے بہن بھائیوں کا خیال رکھتی ہے۔ اپنی ماں کے ساتھ ہر کام میں ہاتھ بٹاتی ہے اور باپ کی ہمیشہ غم خواری کرتی ہیں۔ اسی طرح شادی کے بعد اپنے خاوند کی ہمدرد اور ساتھی بن کے زندگی گزار دیتی ہے۔ کوئی بھی غم ہو لیکن چہرے پر مسکراہٹ سجا کر والدین کو اپنے خوش ہونے کے جھوٹے دلاسے دیتی ہو۔

عورت بحیثیت ماں

تیسرے بند میں شاعر لکھتے ہیں کہ شادی کے بعد اولاد کی پرورش کے مرحلے سے گزرتی ہیں اور یہ اولاد پانے کے لیے موت کے منہ میں جانے سے گریز نہیں کرتیں پھر یہ اولاد کی دولت میسر آتی ہے۔ جس سے میکے اور سسرال میں سب کے دل خوش ہو جاتے ہیں۔ یہ عورت پر بھاری ذمہ داری کا مرحلہ شروع ہوتا ہے بچوں کے کام دھندے میں ماں کو اپنی ہوش نہیں رہتی۔ وہ اپنا کھانا، پہننا، اوڑھنا سب بھول جاتی ہے۔ ماں رات دن سولی پر کاٹ کر بچوں کی اور گھر والوں کی خدمت کرتی ہیں اگر یہی کام مردوں کو کرنا پڑتا تو کب سے آسمان سر پر اٹھا لیتے یہ سب عورتوں کی ہمت ہے۔ بقول حالی:

کی مہم جو تُم نے سر، مردوں کو اِس کی کیا خبر　　جانے پرائی پیڑ وہ، جس کی بوائی ہو پھٹی

پیدا اگر ہوتیں نہ تم، بیڑا نہ ہوتا پار یہ　　چیخ اُٹھتے دو دن میں یہ، اگر مردوں پہ پڑتا بار یہ" [9]

ماں کا مرتبہ

چوتھے بند میں مولانا حالی لکھتے ہیں کہ یہ ماں ہی ہے جس نے حضرت آدمؑ کی نسل کو پروان چڑھایا ماؤں نے ایسے ایسے نامور بادشاہوں اور سپہ سالاروں کو اپنے خون جگر سے سینچا جن کا نام رہتی دنیا تک روشن رہے گا کیا صوفی کیا شاعر کیا ولی کیا انبیاء کیا غوث اور کیا کتب سب اس ماں کی بدولت ہیں۔

مولانا حالی لکھتے ہیں کہ دنیا کے تمام عظیم تر لوگ اپنی ماؤں کی تربیت کی بدولت اس مقام کو پہنچے ہیں۔ مولانا حالی خواتین پر ہونے والے ظلم و ستم اور حق تلفی کا ذِکر کرتے ہُوئے کہتے ہیں کہ جب سے دنیا بنی ہے عورت ظلم سہتی رہی ہے۔ دورِ جہالت میں بیٹیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ گاڑھ دیا جاتا تھا اور خدا کے علاوہ کوئی ان کا مددگار نہ ہوتا تھا۔ وہ ہندوؤں کی رسم کا ذکر کرتے ہیں کہ جب خاوند مر جاتا تو اس کے ساتھ بیوی کو بھی جلا دیا جاتا تھا۔ ساری دنیا یہ تماشہ دیکھتی تھی مگر کوئی اس ظلم کے خلاف آواز نہیں اٹھاتا تھا۔ اور ایک دوسرا دور ایسا بھی تھا جب بیٹیوں کو اتنی چھوٹی عمر میں ان کی مرضی کے خلاف بیاہ دیا جاتا تھا اور ہمیشہ خاند ان

اِن پر حکمرانی کرتا ہے اور جب بیوہ ہو جاتی ہے تو پھر قسمت کا باقی سکھ چین بھی ختم ہو جاتا ہے۔ عورتوں نے زندگی میں سخت ترین امتحان دیے مگر پھر بھی جان گنوا کر بے وفا کہلاتی ہے عورتوں کو کبھی بھی ان کے صبر کا صلہ نہیں ملا جب کہ انہوں نے ایسے عظیم کارنامے سرانجام دیے جو فرشتے بھی نہیں کر سکتے۔ عورتوں کو مرد جوئے میں ہار دیتا تو اس بات کو معیوب نہ سمجھا جاتا تھا۔ بقول مولانا حالی:

افسوس دنیا میں بہت تم پر ہوئے جور و جفا — حق تلفیاں تم نے سہیں، بے مہریاں جھیلیں سدا
گاڑی گئیں تُم مدتوں، مٹی میں جیتی جاگتی — حامی تمھارا تھا نہ یاور کوئی جز ذاتِ خدا
زندی سدا جلتی رہیں، تم مُردہ خاوندوں کے ساتھ — اور چین سے عالَم رہا، یہ سب تماشے دیکھتا"[10]

عورتوں کی حالتِ زار پہ افسوس کرتے ہوئے مولانا حالی نے ان پہ ہونے والی زیادتوں کا ذکر کیا ہے اور ان کو زندہ جلانے اور زمین میں گاڑھے جانے کا ذکر کرتے ہیں۔ اسلام نے ان فرسودہ رسومات کو ختم کیا۔

چھٹے بند میں مولانا حالی لکھتے ہیں کہ عورتیں "فخرِ بنی نوعِ بشر" ہیں۔ مرد کسی بھی روپ میں ہو شوہر، باپ یا بھائی ہوں سنگ دل اور سفاک ہیں جو بدنصیب مرد ہیں وہ عورت کو کبھی بھی احترام نہیں دے سکے لیکن نیک مرد عورتوں کو عزت و احترام سے دیکھتے ہیں اور تم دنیا میں آئے ہو لیکن تمھیں تمھارے حق سے محروم رکھا گیا ہے جب کہ ہمارے نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ عِلم حاصِل کرنا مرد اور عَورت پر فَرض ہے، مگر اس دنیا میں اسے مردوں کے لیے ہی مخصوص کر دیا تھا لیکن یوم حساب کو ان حق تلفیوں کا حساب دینا ہو گا۔ بقول شاعر:

جب تک جیو، تم، عِلم و دانش سے رہو محروم یہاں — آئی ہو جیسی بے خَبر، ویسی ہی جاؤ بے خبر
آتا ہے وقت اِنصاف کا، نزدیک ہے یوم الحساب — دنیا کو دینا ہو گا ان حَق تلفیوں کا وہاں جواب"[11]

ساتویں بند میں مولانا حالی لکھتے ہیں کہ جو لوگ اپنے آپ کو بڑا عقلمند سمجھتے تھے وہ اس بات سے ڈرنے لگے کہ اگر عورت نے تعلیم حاصل کر لی تو مرد عورت میں فرق باقی نہیں رہے گا۔ علم و ہنر سے ہمیشہ عورتوں کو محروم رکھا، جبکہ اپنی شاعری کی زینت عورتوں کو ہی بنایا گیا اور کبھی ان کا سہی مقام و مرتبہ ان کو نہیں دیا آخر ان کی چپ اہلِ دل میں چبھی اور عورتوں کو بھی "چپ کی داد" مل ہی گئی۔ حالی لکھتے ہیں کہ اس صبر پر رحمت اللعالمین خوش ہوں گے۔

سمجھا نہ تم کو ایک دِن، مردوں نے قابِل بات کے — تم بیویاں کہلائیں، لیکن لونڈیاں بَن کر رہیں
آخر تمھاری چُپ دلوں میں اہلِ دل کے چبھ گئی — سچ ہے کہ چُپ کی داد آخر بے ملے رہتی نہیں"[12]

آٹھویں بند میں مولانا حالی(خطاب بہ خامیاں تعلیم نسواں) نے عورتوں کو بے زبان کہا ہے کہ ان بے زبانوں کی زبان بنو اور آخر تعلیم نسواں کی تحریک چلائی گئی۔ اور انہوں نے کہا کہ رائی بھی پربت بن جاتی ہے جب انسان کے ارادے مضبوط نہ ہوں۔ لیکن میں نے ٹھان لیا ہے کہ اگر پربت بھی ہو تو میں اسے رائی ہی سمجھوں گا اور جو لوگ حق کے جانبدار ہیں، بس انہی کے بیڑے پار ہیں۔

یہ ٹھان لی جب جی میں پھر پربت بھی ہو تو رائی ہے   ہے رائی بھی پربت، اگر دل میں نہیں عزم درست[13]

خلاصہ بحث

اسلام نے عورت کا باعزت مقام عطا کیا ہے۔ لیکن ہمارا معاشرہ ابھی تک اسلامی اقدار کے مطابق نہیں چلتا ہے۔ اسلام نے عورت کو جینے کا، تعلیم و تربیت کا، پرورش کا حق اور وراثت میں حصہ کا حق دیا ہے۔ اسلامی معاشرہ میں عورت کو جو مقام حاصل ہے وہ باقی مذاہب میں عورت کو حاصل نہیں ہے۔ اسلامی معاشرہ میں عورت کو جو حقوق و مراعات عطا کیے تھے، ان سے وہ بھر پور فائدہ اٹھاتی تھی، اور جہاں کہیں حقوق تلف ہوتے دیکھتی تو ان کے تحفظ کے لیے پوری جدوجہد کرتی تھی۔ چنانچہ جب عورتوں کو اپنے شوہروں سے شکایت ہوتی، تو وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا دکھ درد خود کہتی تھیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بارگاہ رسول اللہ ﷺ میں نہایت پرزور سفارش کرتی تھیں۔[14]

مولانا حالی نے عورت پر ہونے والی زیادتوں کا احساس کرتے ہوئے یہ نظم لکھی ہے اور اس میں اسلامی اصولوں کے مطابق ان کے حقوق کی بات کی ہے۔

> "شریعت میں تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت پر بھی بہت زور دیا گیا ہے۔ فرائض نبوت میں جہاں کتاب و حکمت کی تعلیم ہے وہاں نفوس کا تزکیہ و تصفیہ بھی شامل ہے۔"[15]

ہمارا مذہب خواتین کے معاملے میں جو احکام صادر کرتا ہے ان پر عمل کرنا مسلمان کا فرض ہے۔ اور بہترین معاشرہ کی افزائش کے لیے اسلامی اصولوں پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔

حواشی و حوالہ جات

[1] التکویر 8:9

Al-Takweer, 8:9

[2] النسا 1:4

Al-Nisa,4:1

[3] النور 31:24

Al-Noor,24:31

[4] ڈاکٹر عابدہ علی، **عورت قرآن و سنت اور تاریخ کے آئینے میں**، لاہور: اسلامک پبلی کیشنز، س ن، ص 366

Dr Abida Ali, *Aorat Quran o Sunnat oar Tareekh k Ainy mai*, Lahore:Islamic Publications, Pg 366

[5] امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، **سنن ابنِ ماجہ، مکتبہ اسلامیہ**،2012، ص204/2(1978)

Imam Abu Abdullah Muhammad Bin Yazeed Ibn-e-Maja, *Sunan Ibn e Maja, Sunan Ibn e Maja*, Muktba Islamia, 2012, Pg 204/2(1978)

[6] الطاف حسین حالی، **چپ کی داد**، پانی پت: حالی بک ڈپو، ۱۹۳۷ء، ص ۲

Altaf Husain Hali,*Chup ki daad*,Pani Pat:Hali Book Depot, 1937,Pg2,3

[7] ایضاً، ص3

Ibid, Pg 3

[8] ایضاً، ص4

Ibid, Pg 4

[9] ایضاً، ص7

Ibid, Pg 7

[10] ایضاً، ص9

Ibid, Pg 9

[11] ایضاً، ص12

Ibid, Pg 12

[12] ایضاً، ص13

Ibid, Pg 13

[13] ایضاً، ص15

Ibid, Pg 15

[14] ڈاکٹر عابدہ علی، **عورت قرآن و سنت اور تاریخ کے آئینے میں**، ص140

Dr Abida Ali, *Aorat Quran o Sunnat oar Tareekh k Ainy mai*, Pg 140

[15] عبد اللہ ناصح علوان، **تربیت اولاد کا اسلامی نظام**، لاہور: علم و عرفان پبلشرز، ص258

Abdullah Nasih Alwan, *Tarbiyat olad ka islami nizam*, lahore:ilm o irfan publishers, Pg258